کلام پاک سے ہم جو پڑھتے ہیں ان میں مقدس پولوس رسول کی یہ بڑی اصول کی بات ہے کہ ایمان، امید اور محبت تینوں دائمی ہیں لیکن افضل ان میں محبت ہے۔ ۱۔ یوحنا ۴: ۸ اور ۴: ۱۶ میں لکھا ہے کہ "خدا محبت ہے"۔ ۱۔ یوحنا ۴: ۷ میں لکھا ہے "محبت خدا کی طرف سے ہے۔" اس لئے خدا نے انسان کی تخلیق کے ساتھ ہی یہ صفت انسان کے دل میں ڈال دی کیونکہ انسان کو خدا نے اپنی صورت اور شبیہ پر بنایا تھا۔ رومیوں ۵: ۵ میں لکھا ہے "کہ روح القدس جو ہمیں بخشا گیا ہے اس کے وسیلہ سے خدا کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالی گئی ہے" ہوسیع ۱۱: ۴ میں لکھا ہے "میں نے ان کو انسانی رشتوں اور محبت کی ڈوریوں سے کھینچا۔" لیکن انسان نے روحانی رشتوں کی بجائے انسانی اور جسمانی رشتوں کو زیادہ اہمیت دی اور حقیقت کو سمجھنے کی بجائے مجاز کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

محبت کیا ہے؟ کسی مفکر نے کہا ہے کہ محبت ایک ایسا جذبہ ہے جو ہر دل میں پیدا ہوتا ہے جس طرح ایک نئی زندگی جنم لیتی ہے۔ یعنی محبت ہی زندگی ہے۔ مچھلی کو پانی سے اس لئے محبت ہے کہ پانی میں اس کی زندگی ہے۔ کلام پاک کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جو خدا سے محبت کرتا ہے وہ شریعت پر پورا عمل کرتا ہے کیونکہ محبت شریعت کی تعمیل ہے۔ یہ محبت ہی ابدی اور فردوسِ بریں کی زندگی ہے۔

محبت کیسی ہونی چاہیئے؟ یہاں بھی ہم کلام ہی سے رہنمائی حاصل کریں گے۔ کلام میں لکھا ہے محبت صابر ہے اور مہربان۔ محبت شیخی نہیں مارتی۔ نازیبا کام نہیں کرتی۔ سب کچھ سہہ لیتی ہے سب کچھ یقین کر لیتی ہے۔ بدکاری کی بجائے راستی سے خوش ہوتی ہے۔ محبت بے ریا ہوتی ہے۔ اس کو زوال نہیں۔ اپنی بہتری نہیں چاہتی۔ جھنجھلاتی نہیں۔ محبت سے طالب کو روحانی نعمتیں ملتی ہیں۔

محبت کون کرتا ہے؟ صاحبِ درد ہو یا صاحبِ غرض ہو

۱۔ **صاحبِ درد**: پیدائش ۶: ۶ میں لکھا ہے کہ طوفانِ نوح سے پہلے خداوند انسان کو پیدا کر کے پر ملول ہوا۔ کیونکہ گناہ اس حد تک بڑھ گیا اور دنیا میں پھیل گیا تھا کہ خدا مایوس ہو گیا اور دل میں غم کیا اور تمام مخلوقات کا خاتمہ کر دیا چونکہ وہ بڑا رحیم و کریم ہے اور صاحبِ درد بھی اس لئے اس نے انسانوں کو دوسرا موقع دیا اور عہد باندھا کہ آئندہ کبھی زمین پر ایسا طوفان نہیں آئے گا جس سے جاندار ہلاک ہوں۔ خدا گنہگار انسان سے محبت کرتا ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ وہ ہلاک ہو بلکہ اس کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے اور انسان کو اس کے حال پر نہیں چھوڑتا۔ اس کی محبت انسانوں کو معافی دلانا چاہتی ہے اس لئے بذاتِ خود بیٹے خداوند کی صورت میں روپ دھار کر زمین پر آ گیا اور اپنے فضل سے انسانوں کو بچا لیا۔

۲۔ **صاحبِ غرض**: خدا کی غرض یہ تھی کہ جس انسان کو اس نے اپنی صورت اور شبیہ پر پیدا کیا وہ نافرمانی اور نافرمانی کی وجہ سے اس سے دور ہو گیا تھا۔ خدا یہ بھی جانتا تھا کہ وہ بےخبر ہے اور اس کے دل و دماغ گناہوں سے بھرے ہیں اس لئے خدا نے اپنی محبت کے باعث مجبور ہو کر اسے ہلاکت سے بچانے کے لئے بھیج کے دنیا میں عوضی بن کر موت اور صلیب کی سزا برداشت کی اور ہمیں ابدی زندگی کا وارث ٹھہرایا۔ خدا کی یہ محبت سوچ اور سمجھ سے باہر ہے کہ کس طرح اس نے انسان کا کفارہ دے کر اپنے ساتھ انسان کا میل کر لیا اور یہی اس کی غرض تھی۔ محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر جسم کے روپ میں آ کر خود ہی کفارہ دیا اور عوضی بن کر موت کی سزا برداشت کی اور ہمیں ابدی زندگی کا وارث ٹھہرا دیا۔

۱۔ محبت کس سے کی جاتی ہے؟ صاحبِ کمال ہو یا صاحبِ جمال ہو

۱۔ صاحبِ کمال: یہاں پر عام انسانوں کی بجائے مسیح خداوند کی ہی کی بات ہوگی کیونکہ اُس سے بڑا صاحبِ کمال ہے ہی نہیں۔ سب سے بڑا کمال تو اس کی پیدائش سے ہی ہو گیا کہ زمانہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ زمانہ قبل از مسیح اور زمانہ بعد از مسیح۔ یسوع نے تین سالہ زندگی میں ساری عمر کے کی تو کمالات کی بارش ہو گئی۔ اندھوں کو آنکھیں ملیں۔ کوڑھی صاف ہو گئے۔ لاعلاج بیماریوں کے مریضوں نے پوری شفا پائی بلکہ مُردے بھی زندہ ہو گئے۔ مسیح نے فرمایا کہ راہ، حق اور زندگی میں ہوں۔ مزید فرمایا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں اور تم مجھ میں ہو۔ وہ مصلوب ہوا، مر گیا، دفن ہوا اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اٹھا اور ابد تک زندہ ہے۔ اس سے بڑا کمال اور کیا ہو سکتا ہے کہ اپنا خون دے کر ہمارا فدیہ دیا اور باپ سے صلح کرا دی۔

۲۔ صاحبِ جمال: حسن و جمال کا ذکر بھی کلامِ پاک میں موجود ہے کہ ان لوگوں نے حسن و جمال کی قدر کی۔ اور انسانوں نے کس کی قدر کی۔ ابرام کال پڑنے کی وجہ سے مصر میں گیا اور اپنی بیوی سارہ کو بہن بتا دیا۔ سارہ اتنی حسین و جمیل تھی کہ لوگوں نے اس کے جمال کی تعریف فرعون سے کی اور اس نے سارہ کو اپنے پاس بلا لیا۔ سمسون حسن و جمال سے متاثر ہوا اور غیر قوم کی عورتوں سے شادی کی۔ داؤد کے بیٹے ابی سلوم کا ذکر ہے کہ پورے اسرائیل میں اس جیسا خوبصورت کوئی نہ تھا۔ ساؤل بھی بنی اسرائیل میں خوبصورت شخص تھا۔ داؤد کا بیٹا ادونیاہ ایک خوشکل نوجوان تھا۔ داؤد کی بیوی بت سبع اور تمر بھی حسین عورتیں تھیں۔ ستی بنت ابی شاگ بہت حسین، جمیلہ تھی۔ ربقہ، راخل اور ... خوبصورت اور صاحبِ تمیز ... ایوب کی تین بیٹیاں تھیں اور کلام میں لکھا ہے کہ ساری سرزمین میں اُن کی مانند کوئی حسین نہ تھا۔ آستر کی کتاب میں وشتی ملکہ کا حسن و جمال تھا کہ بادشاہ نے دربار میں بلایا۔ آستر ملکہ بھی بہت حسین و جمیل تھی اسی لیے ملکہ بنی۔ خدا نے ابلیس کو تخلیق کیا تو کلام میں لکھا ہے کہ لوسیفر حسن میں کامل تھا جس غرور کے سبب فرشتہ کو حسن کا معیار بنایا۔

مسیح خداوند ابنِ خدا ہے اس لیے اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ صاحبِ جمال نہ ہو۔ جب ایک فرشتہ کو خدا نے حسن کا شاہکار بنایا تو اپنے بیٹے کو کتنا حسین و جمیل نہ بنایا ہوگا۔ مگر مختلف ادوار کے مصوروں کے فن پاروں کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ مسیح خداوند کی تصویر بناتے ہوئے انہوں نے اپنے فن کا کمال کر دیا۔ آج کے دور میں بھی جتنے لوگ مسیح کی تصاویر بناتے ہیں وہ بہت حسین تر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ داؤد نبی کو مسیح کا جمال دیکھنے کی خواہش تھی۔ زبور 27: 4 میں داؤد کہتا ہے "میں عمر بھر خداوند کے گھر میں رہوں تاکہ تیرے جمال کو دیکھوں"۔ زبور 45: 2 میں لکھا ہے کہ "تو بنی آدم میں سب سے حسین ہے۔"

اب ہم آخر میں دیکھیں گے کہ جس طرح ہر کہانی اور فلم کا انجام ٹریجڈی یا کامیڈی ہوتا ہے تو مسیح خداوند سے محبت رکھنے والوں کی زندگی بھی دیکھیں گے کہ یا تو وہ سنور گئی یا بکھر گئی۔

ا۔ نکھرنے والے — عبرانیوں 5: 8-9 میں بیٹے کی باپ سے محبت کا ذکر اس طرح ہے کہ "باوجود بیٹا ہونے کے اُس نے دُکھ اٹھا اٹھا کر فرمانبرداری سیکھی اور کامل ہو کر اپنے سب فرمانبرداروں کے لئے ابدی نجات کا باعث ہوا۔"

پولوس رسول نے مسیح کی محبت میں کوڑے کھائے، پتھر کھائے اور سنگسار بھی کیا گیا اور آخرکار مسیح کی خاطر روم میں شہید ہو گیا۔ نئے عہدنامہ میں سب سے زیادہ خطوط اُس نے شامل ہیں اس طرح اُس کی زندگی میں نکھار آ گیا۔ مسیح کی محبت میں بارہ میں سے گیارہ شاگرد شہید ہو کر ابدی زندگی پا گئے۔ نیکدیمس اور یوسف ارمتیہ والے نے بھی مسیح کو قبول کر لیا اور زندگی سنوار لی۔

ب۔ بکھرنے والے — کلامِ پاک میں ایسی مثالیں بھی موجود ہیں کہ جن لوگوں نے مسیح سے محبت نہیں کی، پھر اُن کی زندگی بکھر گئی۔

اعمال کے باب میں حننیاہ اور سفیرہ کا ذکر ہے کہ مسیح کی محبت میں اپنی زمین بیچ دی اور رقم لا کر پطرس رسول کے قدموں میں رکھ دی۔ لیکن لالچ کرنے کے جرم میں دونوں ہی مر گئے۔ یہوداہ اسکریوتی باوجود مسیح کا خاص شاگرد ہونے کے لالچ کر کے مسیح کی محبت سے محروم ہو گیا۔ صلیب پر دائیں طرف والا ڈاکو مسیح پر ایمان لے آیا اور ابدی زندگی کا وارث ہو گیا جبکہ بائیں طرف والا ڈاکو اس سعادت سے محروم ہو گیا۔ ایک نوجوان مسیح کے پاس آ کر بھی خالی ہاتھ لوٹ گیا کیونکہ وہ لالچی اور مالدار [illegible] تھا۔

خداوند آپ کو اس کلامِ مقدس سے برکت دے۔

آمین۔